



BACKGROUNTERS
Press Information Bureau
Government of India

ایم ایم ڈی آر ترمیمی ایکٹ، 2026

کان کنی پر مبنی ترقی کے لیے ایک مضبوط پیش رفت

معدنی ضوابط کے مختلف پہلو

آج دنیا معدنیات تک رسائی کے لیے اسی قدر مسابقت کر رہی ہے جس قدر سرمایہ یا ٹیکنالوجی کے لیے۔ فولاد، سیمنٹ، بجلی، الیکٹرانکس، نقل و حمل اور دفاع۔ یہ تمام شعبے زمین سے حاصل ہونے والے معدنیات سے ہی شروع ہوتے ہیں۔ لہذا، ان وسائل کی مستقل اور منصفانہ تقسیم قومی سلامتی اور روزمرہ کے ذریعے معاش دونوں کی تشکیل کرتی ہے۔

بھارت میں کان کنی کا انتظام مائنز اینڈ منرلز (ڈیولپمنٹ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ، 1957 کے تحت کیا جاتا ہے۔ مائنز اینڈ منرلز (ڈیولپمنٹ اینڈ ریگولیشن) ترمیمی ایکٹ، 2026 اس ایکٹ میں ترمیم کرتا ہے تاکہ اس شعبے کے لیے ایک یکساں اور متوازن مالیاتی ڈھانچہ قائم کیا جا سکے۔ ترمیمی ایکٹ کے مطابق، ریاستی حکومتیں معدنی حقوق اور معدنیات سے ثروت مند اراضی پر نئے ٹیکس عائد نہیں کر سکتیں، سوائے ان شرائط کے جو بھارت سرکار نے تجویز کی ہیں۔

اصلاحات کی ضرورت: اہم مسائل کا حل

بھارت کی معدنی دولت چند ریاستوں میں مرکوز ہے، تاہم یہ پوری قومی معیشت کو سہارا دیتی ہے، جس کے باعث اس کی ٹیکسیشن قومی اہمیت کا حامل مسئلہ بن جاتی ہے۔ غیر منظم اور مختلف ریاستی محصولات کان کنی کے شعبے کی عملداری کو مسلسل متاثر کر رہے ہیں، جس سے صنعت اور عام گھرانوں دونوں کے لیے لاگت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایم ایم ڈی آر ترمیمی ایکٹ، 2026 معدنیات کی ٹیکسیشن میں پیش گوئی، یکسانیت اور معقولیت لا کر ان خدشات کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

• کان کنی کا فروغ توانائی کے تحفظ کے لیے کلیدی حیثیت کا حامل

بڑھتی ہوئی عالمی غیر یقینی صورت حال ایک پائیدار گھریلو کان کنی کے شعبے کو ناگزیر بناتی ہے۔ بھارت سرکار نے بیرونی جھٹکوں سے سپلائی کو محفوظ رکھنے کے لیے اہم معدنیات کو خصوصی فروغ دیا ہے۔ درآمدی انحصار کو کم کرنے کی غرض سے کوئلے کے شعبے کو بیک وقت مزید مسابقتی اور تکنیکی طور پر جدید بنایا جا رہا ہے۔ ایک قابل عمل اور قابل پیش گوئی ٹیکس نظام ان دونوں کے لیے ایک بنیادی شرط ہے۔

• ایک ہی سرگرمی پر متعدد محصولات کا اطلاق

ریاستیں فی الحال کان کنی پر تقریباً 14 قسم کے ٹیکس، چارجز اور فیس عائد کرتی ہیں۔ ان میں رائٹٹی، نیلامی پریمیم، ڈیڈ رینٹ، ڈی ایم ایف کی ادائیگیاں، جی ایس ٹی اور ٹرانزٹ فیس شامل ہیں۔ بعض ریاستوں نے معدنیات سے ثروت مند زمینوں پر اضافی ٹیکس لگانا بھی شروع کر دیا ہے، جو بعض صورتوں میں 20 فیصد تک کی شرح سے وصول کیا جاتا ہے۔ یہ ایکٹ اس شعبے پر عائد اس مجموعی اور غیر محدود بوجھ کا ازالہ کرتا ہے۔

• اسٹریٹجک اہمیت کے حامل معدنیات پر عائد محصولات

ٹیکس گریفائٹ جیسے اہم معدنیات اور یورینیم جیسے جوہری معدنیات پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ بھاری محصولات ان اسٹریٹجک معدنیات کے۔

• زر مبادلہ پر دوبرا بوجھ

جب بھارتی معدنیات درآمد شدہ معدنیات سے زیادہ مہنگی ہوتی ہیں، تو اسٹیل جیسی صارف صنعتیں خام مال بیرون ملک سے حاصل کرتی ہیں۔ بھارت نے مالی سال 2025-26 میں 10,12,529 کروڑ روپے کی معدنیات درآمد کیں۔ اسی دوران، مہنگی گھریلو معدنیات برآمدی منڈیوں میں اپنی ساکھ کھو دیتی ہیں، جہاں صرف لوہے کی کچ دھات نے مالی سال 2025-26 میں 15,136 کروڑ روپے کی آمدنی حاصل کی۔ معدنی شعبے میں آتم نربہر کے ہدف کے حصول کے لیے اس لاگت میں اضافے کو روکنا انتہائی ضروری ہے۔

• قومی معدنیاتی منڈی کا بکھراؤ

ریاستی محصولات میں وسیع تفاوت کے باعث مختلف خطوں میں معدنیات کی لاگت میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ اس قسم کا فرق سپلائی چینز میں رکاوٹ کا سبب بنتا ہے اور نقل و حمل و لاجسٹکس کے اخراجات میں اضافہ کرتا ہے۔ ایک متحد قومی معدنی منڈی، بکھری ہوئی ٹیکس شرحوں کے تحت مؤثر طریقے سے کام نہیں کر سکتی۔ یہ ایکٹ زیادہ یکسانیت کو یقینی بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

• لاگت کی گھروں تک حتمی رسائی

کان کنی کے مرحلے پر عائد کیا جانے والا محصول براہ راست معدنیات کی قیمت میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ اسٹیل، سیمنٹ، بجلی اور تعمیراتی شعبے سے ہوتا ہوا گزرتا ہے۔ بالآخر، عام خاندانوں کو رہائش، بجلی اور ضروری اشیا کے لیے زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ لہذا، کان کنی پر معقول ٹیکسیشن روزمرہ کی سستی کا ایک اہم معاملہ ہے۔

• روزگار کو لاحق خطرہ، جس میں قبائلی علاقے بھی شامل ہیں

کوئلے کا شعبہ بالواسطہ اور بلاواسطہ طور پر 5 لاکھ سے زائد افراد کو روزگار فراہم کرتا ہے، جب کہ غیر کوئلہ شعبہ 1 کروڑ سے زائد کارکنوں کی معاونت کرتا ہے۔ بھاری محصولات کے باعث پہلے ہی کچھ کانیں بند ہو چکی ہیں اور دیگر منصوبے شروع نہیں ہو پائے ہیں۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے آپریٹرز کم منافع پر کام کرتے ہیں اور سب سے پہلے بند ہو جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں مقامی ملازمتیں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

• طویل مدتی سرمایہ کاری میں رخنہ اندازی پیدا کرنے والے عناصر

سرمایہ کار کان کنی کے شعبے میں سرمایہ کاری صرف ایسے مقامات پر کرتے ہیں جہاں ٹیکس کا ڈھانچہ مستحکم اور قابل پیش گوئی ہو۔ اچانک کی جانے والی تبدیلیاں اس طرح کے عزم کی حوصلہ شکنی کرتی ہیں اور تکنیکی و بنیادی ڈھانچے کی توسیع کو سست روی کا شکار بناتی ہیں۔ مینوفیکچرنگ، دفاع، جہاز رانی، تعمیرات اور قابل تجدید توانائی کے تمام شعبے اس معدنی بنیاد پر ہی منحصر ہیں۔ اس ایکٹ کے تحت ایک مستحکم نظام کا مقصد اسی اعتماد کو یقینی بنانا ہے۔

ایکٹ کی اہم دفعات

یہ ایکٹ ایم ایم ڈی آر ایکٹ، 1957 میں اہم ترامیم کرتا ہے۔ اس کی کلیدی دفعات درج ذیل ہیں:

- نئی دفعہ 9 - ریاستی محصولات پر پابندیاں: کسی بھی ریاستی حکومت کے ذریعے معدنی حقوق یا معدنیات سے ثروت مند اراضی پر، خواہ کسی بھی نام سے ہو، کوئی ٹیکس، سیس یا دیگر محصول عائد نہیں کیا جائے گا۔ اس میں معدنی مقدار، معدنی قدر، رائلٹی یا کسی بھی دیگر بنیاد پر عائد کیے جانے والے تمام محصولات شامل ہیں۔ ایسے محصولات صرف بھارت سرکار کے ذریعے مقرر کردہ شرائط یا پابندیوں کے مطابق ہی عائد کیے جا سکتے ہیں۔
- ماضی کے واجبات کا تصفیہ: ترمیم کے نفاذ سے قبل ریاست کے ذریعے ادا نہ کیے گئے یا وصول نہ کیے گئے کسی بھی واجب الادا محصول کو غیر قانونی تصور کیا جائے گا۔ تاہم، اس طرح کے نفاذ سے پہلے سے جمع شدہ یا وصول شدہ رقوم کی واپسی کا کوئی دعویٰ قابل قبول نہیں ہوگا۔
- دفعہ 13 کے تحت قواعد وضع کرنے کا اختیار: ایم ایم ڈی آر ایکٹ کی دفعہ 13 میں ترمیم کی گئی ہے تاکہ بھارت سرکار کو قواعد وضع کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ یہ قواعد ریاستی حکومتوں کے ذریعے ایسے محصولات عائد کرنے کے لیے شرائط یا پابندیاں تجویز کریں گے۔

شفاف، نیلامی پر مبنی نظام کے تحت 2014 سے ریاستوں کو حاصل ہونے والی معدنی آمدنی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ایم ایم ڈی آر ترمیمی ایکٹ، 2026 اس صورت حال کو متاثر نہیں کرتا، اور ریاستوں کو کان کنی کی آمدنی کا بڑا حصہ بدستور ملتا رہے گا۔

• بڑھتے ہوئے محصولات کی ایک دہائی، ریاستوں کا بھی مناسب حصہ

2014 سے قبل، یہ شعبہ رعایتوں کی صوابدیدی اور غیر شفاف گرانٹ اور تجدید سے عبارت تھا۔ اس وقت مقدمہ بازی عام تھی، پیداوار کم تھی، اور ریاستی محصولات معمولی سطح پر رہتے تھے۔ اس کے بعد سے، معدنی پیداوار سے ریاستوں کو حاصل ہونے والے محصولات میں 354 فیصد کا اضافہ ہوا ہے، اور ریاستوں کو کوئلے سمیت 7 لاکھ کروڑ روپے سے زائد کی آمدنی ہوئی ہے۔

کان کنی کے شعبے سے حاصل ہونے والے محصولات کا تقریباً 90 فیصد اب ریاستوں کو ملتا ہے۔ مجموعی معدنی محصولات، جن میں کوئلہ اور غیر کوئلہ دونوں شامل ہیں، میں ریاستوں کا حصہ ایک دہائی کے دوران تقریباً 28 فیصد پوائنٹس بڑھ گیا ہے، جو 26-2025 میں تقریباً 1,14,549.28 کروڑ روپے تک پہنچ جائے گا۔ کوئلے کا شعبہ اس تبدیلی کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے؛ ریاستوں کو 2014-15 میں 11,947.97 کروڑ روپے، یعنی کل کا 55.6 فیصد، حاصل ہوئے تھے، جو 26-2025 میں بڑھ کر 32,183.09 کروڑ روپے، یعنی 89.5 فیصد ہو گئے۔ اسی مدت میں، مرکز کا حصہ 9,534.24 کروڑ روپے سے کم ہو کر 3,771.82 کروڑ روپے رہ گیا، جو 22.97 فیصد سے 10.5 فیصد کی کمی کو ظاہر کرتا ہے۔

بڑے معدنیاتی ریاستوں کو مالی سال 2013-14 میں 13,586.16 کروڑ روپے موصول ہوئے، جو مالی سال 2025-26 میں بڑھ کر 82,366.19 کروڑ روپے ہو گئے۔ یہ بارہ برسوں میں 16.20 فیصد کی مرکب سالانہ شرح نمو ہے۔ مالی سال 2015-16 اور مالی سال 2025-26 کے درمیان، ان ریاستوں کو 5 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ حاصل ہوئے، جب کہ مرکز کو صرف تقریباً 82,000 کروڑ روپے ملے۔ یہ ایکٹ اس پوزیشن کو برقرار رکھتا ہے۔

• نیلامی پریمیم ایک اضافی ذریعہ اور لین دین کی سطح پر اس کا حصہ

سنہ 2015 میں متعارف کرایا گیا نیلامی کا نظام ریاستوں کو آمدنی کے ایک بالکل نئے ذریعہ کے طور پر نیلامی پریمیم فراہم کرتا ہے۔ سنہ 2015 سے اب تک، ریاستوں نے 1,200 فعال کانوں سے رائلٹی کی مد میں 2.32 لاکھ کروڑ روپے جمع کیے ہیں۔ صرف 100 نیلام شدہ کانوں سے، انہوں نے نیلامی پریمیم کے طور پر 96,000 کروڑ روپے حاصل کیے ہیں۔ اوڈیشہ نے اپنے 79 نیلام شدہ بلاکس میں سے 35 کو فعال کر کے 21-2020 اور 26-2025 کے درمیان پریمیم کی مد میں تقریباً 87,000 کروڑ روپے کمائے ہیں۔

اس کے نتیجے میں ہونے والی تقسیم ایک ہی کھیپ میں نمایاں ہوتی ہے۔ لوہے کی کچی دھات کی اوسط فروخت قیمت 3,000 روپے فی ٹن کے حساب سے، کان کئی کمپنی 3,150 روپے ادا کرتی ہے، جس میں سے 3,016 روپے ریاست کو حاصل ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ کار اس قانون کے تحت بھی جاری رہے گا۔

• معمولی معدنیات مکمل طور پر ریاستی کنٹرول میں

تقریباً 50 چھوٹے معدنیات مکمل طور پر ریاستی حکومتوں کے کنٹرول میں ہیں۔ اس ایکٹ کا ان پر کوئی اثر نہیں ہے، جن میں ریت، بجری، مٹی، سلیکا، گرینائٹ، ماربل، جیپسم اور لیٹرائٹ شامل ہیں۔ اس زمرے پر ریاستی اختیار پہلے کی طرح برقرار ہے۔

سال 2014 سے معدنی شعبے میں اصلاحات: اہم سنگ میل

ریاستی محصولات میں اضافہ ضابطہ جاتی، مالیاتی اور ادارہ جاتی اصلاحات کی ایک دہائی کا نتیجہ ہے۔ ان اقدامات نے معدنی شعبے کو شفاف، مسابقتی اور مستقبل کی طلب کے لیے بہتر طور پر تیار کیا ہے۔

• مسابقتی ای-نیلامی اور کان کنی کے شعبے میں ایک ریکارڈ ساز سال

مائنز اینڈ منرلز (ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ میں 2015 کی ترمیم نے رعایتوں کی صوابدیدی تقسیم کا خاتمہ کر دیا۔ تب سے، 17 ریاستوں میں 723 بڑے معدنی بلاکس کی نیلامی کی جا چکی ہے، جن میں راجستھان 140 بلاکس کے ساتھ، مدھیہ پردیش 127 بلاکس کے ساتھ اور اڈیشہ 76 بلاکس کے ساتھ سرفہرست ہیں۔ مالی سال 2025-26 اب تک کا بہترین سال ثابت ہوا، جس میں ریکارڈ 212 بلاکس کی نیلامی کی گئی اور 36 کو فعال کیا گیا۔ کوئلے کے شعبے میں، 141 کانوں کی نیلامی کی گئی ہے اور 23 کو فعال کیا جا چکا ہے۔

• پیداوار اور عالمی مقام میں اضافہ

مالی سال 2025-26 میں بڑی معدنی پیداوار کی قدر میں 26.8 فیصد کا اضافہ ہوا۔ لوہے کی کچ دھات 313 ملین ٹن اور چونا پتھر 484 ملین ٹن کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گیا۔ کوئلے کی پیداوار نے گذشتہ دو برسوں میں سے ہر ایک میں ایک بلین ٹن کا ہندسہ عبور کیا ہے، اور غیر کوئلے کی پیداوار 2014 سے تقریباً تین گنا بڑھ گئی ہے۔ بھارت اب چونا پتھر میں عالمی سطح پر دوسرے، زنک میں تیسرے، لوہے کی کچ دھات میں چوتھے اور باکسائٹ میں پانچویں نمبر پر ہے۔

• قومی اہم معدنی مشن اور بیرون ملک وسائل کا حصول

قومی اہم معدنی مشن (این سی ایم ایم) کو 29 جنوری 2025 کو 16,300 کروڑ روپے کے گُل اخراجات کے ساتھ منظوری دی گئی تھی، جس میں مالی سال 2030-2031 تک 2,600 کروڑ روپے کی بجٹ امداد بھی شامل ہے۔ جیولوجیکل سروے آف انڈیا (جی ایس آئی) اور نیشنل منرل ایکسپلوریشن اینڈ ڈیولپمنٹ ٹرسٹ (این ایم ای ڈی ٹی) اس وقت 1,200 اہم معدنی منصوبوں پر سرگرم عمل ہیں۔ این ایم ای ڈی ٹی کے ذریعے 3,828.52 کروڑ روپے کے 777 منظور شدہ منصوبوں میں سے 255 کا تعلق اہم معدنیات سے ہے۔ 2025 کی ترمیم اب این ایم ای ڈی ٹی کو بیرون ملک معدنیات کی تلاش میں معاونت فراہم کرنے کی اجازت دیتی ہے، اور اس کے نتیجے میں کھنچ بدیش انڈیا لمیٹڈ (کابل) نے ارجنٹائن میں لیتھیم کی تلاش کے خصوصی حقوق حاصل کر لیے ہیں۔

• پروسیسنگ، ری سائیکلنگ اور تحقیقی استعداد

اہم معدنیات کی ری سائیکلنگ کے لیے 1,500 کروڑ روپے کی ترغیبی اسکیم 2 اکتوبر 2025 کو شروع کی گئی تھی۔ اس اسکیم نے 58 اداروں کو اپنی جانب متوجہ کیا ہے، جنہوں نے 270 کے ہدف کے مقابلے میں 850 ہزار ٹن سالانہ کی پیداواری صلاحیت کا عہد کیا ہے۔ آندھرا پردیش، گجرات، اوڈیشہ اور مہاراشٹر میں 500 کروڑ روپے کی لاگت سے اہم معدنی پروسیسنگ پارکس کو امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ لگاتار تین بجٹوں میں اہم معدنیات، لیتھیم آئن بیٹری سکریپ اور پروسیسنگ کیپیٹل گڈز پر بنیادی کسٹم ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے۔ ماہا مشن کے تحت 210 کروڑ روپے کے ساتھ نو اداروں کو سینٹرز آف ایکسیلنس کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔

• ایک وسیع تر اور بہتر مالی اعانت کا حامل ایکسپلوریشن ایکو سسٹم

2014 سے اب تک تلاش کی سرگرمیوں میں تقریباً 200 گنا اضافہ ہوا ہے، اور اس کام کے لیے اب 51 نجی ایجنسیوں کو مطلع کیا جا چکا ہے۔ این ایم ای ڈی ٹی کا حصہ بڑھا کر 3 فیصد کر دیا گیا ہے، اور تلاش کے براہ راست اخراجات کا نصف واپس کیا جاتا ہے۔ تلاش کے لائسنس ہولڈرز کے لیے حد 20 کروڑ روپے اور کمپوزٹ لائسنس ہولڈرز کے لیے 8 کروڑ روپے مقرر کی گئی ہے۔ جی ایس آئی نے فیلڈ سیزن 2025-26 میں 457 منصوبے مکمل کیے، جن میں اہم اور اسٹریٹجک معدنیات سے متعلق 230 منصوبے شامل تھے، جب کہ این ایم ای ڈی ٹی نے 2024-25 میں ایسے 62 منصوبوں اور 2025-26 میں 84 منصوبوں کو مالی امداد فراہم کی۔

• آسان کارروائیاں اور ڈیجیٹل نگرانی

کان کنی کے پٹوں کو اب رقبے میں 10 فیصد تک کی ایک وقتی توسیع حاصل ہو سکتی ہے، جب کہ کمپوزٹ لائسنسوں کے لیے یہ حد 30 فیصد تک ہے۔ کیپیٹو کانوں سے معدنیات کی فروخت پر عائد پابندی ہٹا دی گئی ہے، اور اسی طرح پٹے میں اہم، اسٹریٹجک یا گہری معدنیات شامل کرنے کے لیے اضافی ادائیگی کی شرط بھی ختم کر دی گئی ہے۔ ریاستوں کے تعاون سے تیار کردہ یونیفائیڈ مائننگ پورٹل (یو ایم پی) نیلامی

سے لے کر آپریشنلائزیشن تک پورے بلاک کے لائف سائیکل کی نگرانی کرتا ہے۔ کوئلہ اور معدنی تبادلے مزید منصفانہ قیمت کی دریافت میں معاونت فراہم کرتے ہیں۔

• کان کنی سے متاثرہ طبقات کے لیے براہ راست فوائد

پردہان منتری کھنچ کشیتر کلیان یوجنا (پی ایم کے کے کے وائی) اور 656 ڈسٹرکٹ منرل فاؤنڈیشنز (ڈی ایم ایف) مقامی بہبود کے لیے قائم کیے گئے تھے، جن میں سے 106 خواہش مند اضلاع میں ہیں۔ ڈی ایم ایف کی مکمل رقم مقامی منصوبوں کے لیے مختص کی جاتی ہے، اور ضلعی انتظامیہ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ کن منصوبوں کو مالی امداد فراہم کی جائے۔ یہ فاؤنڈیشن سڑکوں، ہسپتالوں، اسکولوں، پینے کے پانی اور بہتر رہائشی حالات کی فراہمی میں معاونت کرتی ہے۔ نئے ایکٹ کے تحت یہ وصولیاں بغیر کسی تبدیلی کے جاری رہیں گی۔

ایکٹ کے اثرات

ایم ایم ڈی آر ترمیمی ایکٹ 2026، معدنی شعبے کے مالیاتی نظام میں یقینیت، استحکام اور پیش قیاسی فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے قومی اقتصادی ترقی کو تحریک ملنے کی توقع ہے۔

ایکٹ سے پہلے	ایکٹ کے بعد
ہر ریاست میں کان کنی پر مختلف انداز سے ٹیکس عائد کیا جاتا تھا۔	نیو سیکشن ڈی-9 کے تحت ایک واحد، مرکزی حکومت کے زیر ہدایت ٹیکس فریم ورک نافذ العمل ہوگا۔
کان کنی کے آپریشنز شروع ہونے کے بعد بھی نئے محصولات عائد کیے جا سکتے ہیں۔	ریاستیں مرکزی حکومت کے ذریعے مقرر کردہ شرائط کے علاوہ کوئی نیا محصول عائد نہیں کر سکتیں۔
ماضی کے ٹیکس مطالبات کسی بھی وقت اٹھائے جا سکتے ہیں۔	تمام زیر التوا ماضی کے واجبات کو اب کالعدم قرار دے دیا گیا ہے۔
سب سے زیادہ بوجھ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کان کنوں پر عائد ہوا۔	ہر کان کن اب ایک منصفانہ اور مساوی ڈھانچے سے مستفید ہو رہا ہے۔

ایکٹ کے کلیدی فوائد

ایم ایم ڈی آر ترمیمی ایکٹ 2026، کان کنی کے شعبے کو مضبوط بناتا ہے اور جامع قومی ترقی میں معاون ہے۔

- **عام آدمی کے لیے فوائد:** مسابقتی کوئلے کی قیمتیں بجلی کے اخراجات میں کمی کا باعث بنتی ہیں، جس سے گھرانوں کو ان کی روزمرہ کی زندگی میں فائدہ پہنچتا ہے۔ معدنیات کی کم قیمتیں صنعتوں، بنیادی ڈھانچے، اقتصادی ترقی اور روزگار کے مواقع کو مستحکم کرتی ہیں۔

- **مینوفیکچرنگ، بنیادی ڈھانچے اور معیشت کو مضبوط بناتا ہے:** کوئلہ توانائی فراہم کرتا ہے، جب کہ لوہا، چونا پتھر اور باکسائٹ اسٹیل، سیمنٹ اور ایلومینیم کی پیداوار میں معاون ہیں۔ تانبا جدید صنعت، بجلی اور دفاع کو بھی سہارا دیتا ہے۔ لہذا، یہ ایکٹ بجلی، مینوفیکچرنگ، ریلوے، سڑکوں، رہائش، نقل و حمل اور ترقیاتی پروگراموں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

- **یہ ایکٹ وکست بھارت کے لیے ہے:** یہ ایکٹ ایک زیادہ مسابقتی، شفاف، قابل پیش گوئی اور سرمایہ کار دوست کان کنی کے شعبے کو جنم دیتا ہے۔ یہ سرمایہ کاری، پیداوار، روزگار، توانائی کی سلامتی، قومی سلامتی اور خود انحصاری کو مضبوط کرتا ہے۔

مستقبل کا لائحہ عمل

مائنز اینڈ منرلز (ٹویلمنٹ اینڈ ریگولیشن) ترمیمی ایکٹ، 2026 بھارت کی معدنی حکم رانی کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی سمت ایک اہم پیش رفت کی نشان دہی کرتا ہے۔ ایک مستحکم اور یکساں مالیاتی نظام کو یقینی بنا کر، اس کا مقصد معدنیات کی تلاش، اہم معدنیات کی سلامتی اور پائیدار وسائل کی ترقی کو تقویت دینا ہے۔ یہ کوششیں وکست بھارت کی جانب بھارت کے سفر کو مزید آگے بڑھانے میں معاون ثابت ہوں گی۔

حوالہ جات:

پارلیمنٹ:

<https://sansad.in/ls/legislation/bills>

مرکزی وزیر برائے کوئلہ اور کان کنی کا دفتر:

<https://x.com/KishanReddyOfc/status/2086816534840905747/photo/1>

پی ڈی ایف دیکھنے کے لیے یہاں کلک کیجیے۔
